

جس سے میرے حاصل کے لیے بجلی بنتی ہے۔

مرزا غالب نے خود ایک جگہ لکھا ہے کہ دہقان کو فصل کے لیے جوتے بونے اور پانی دینے میں مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور ریاضت میں اس کا لہو گرم ہو جاتا ہے۔ یہی گرمی حاصل کو جلانے کے لیے بجلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔
گویا میں آبادی کے لیے جو کوشش کرتا ہوں، وہی میری بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔

مولانا طباطبائی نے فرمایا ہے: "یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ حرارت غریزی جو باعث حیات ہے، خود وہی ہر وقت تحلیل و فنا بھی کر رہی ہے... اس شعر میں جو مسئلہ طب مصنف نے نظم کیا ہے، اسے آگے بھی کئی جگہ باندھا ہے مثلاً : برقی خرمین راحت خون گرم دہقان ہے۔

۷۔ لغات۔ مدار : لغوی معنی دورہ کرنے اور گھومنے کی جگہ۔ مجازاً جس پر کسی بات کا ٹھہراؤ اور انحصار ہو۔

تشریح : گھر میں ہر طرف گھاس اُگ آئی ہے، جو بجائے خود اس امر کی دلیل ہے کہ گھر ویران و بے آباد ہے، کیونکہ وہاں ہر طرف گھاس اسی وقت اگتی ہے، جب کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو اور نہ کوئی آئے جائے۔ دربان اس لیے مقرر کیے جاتے ہیں کہ گھر کے دروازے پر پہرہ دیں اور اندر آنے والے ان کی اجازت کے بغیر نہ آسکیں، لیکن میرے گھر میں تو ویرانی کے باعث کسی کی آمد و رفت کا امکان ہی نہیں اور دربان کا کام دروازے پر پہرہ دینے کے بجائے گھاس کھودنا رہ گیا ہے۔

۸۔ لغات۔ خوں گشتہ : جو خون ہو چکی ہیں، یعنی ان کے پورا ہونے کی نوبت ہی نہیں آئی۔

چراغِ مُردہ : بجھا ہوا چراغ، جسے چراغ خاموش بھی کہتے ہیں۔
گورِ غریباں : اجنبیوں، بے وطنوں اور مسافروں کی قبریں۔